خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 13۔جولائی 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ

خطبہ نمبر22

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

☎ 213029

سوموار 13 جولائی 1998ء 18 ربیع الاول 1419 ہجری 13 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 149

توبہ کی علامت

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ عرض کیا گیا توبہ کی علامت کیا ہے فرمایا۔ ندامت اور پشیمانی توبہ کی علامت ہے۔

(الدر المنثور جلد 1 ص 261)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگلی صدیوں کے لئے سب سے بہتر تحفہ پاکیزہ نسلیں ہیں

گناہ ایک زہر ہے مگر توبہ و استغفار کی آگ اسے تریاق بنا دیتی ہے

تم اپنے عمل سے کبھی بچ نہیں سکتے ہمیشہ اللہ کا فضل بچاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جولائی 98ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 10 جولائی 1998ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج دورہ امریکہ سے واپسی پر بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرمایا جس کو ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور چھ زبانوں انگلش' عربی' بنگالی' فرانسیسی' جرمن اور ترکی میں اس کا رواں ترجمہ مختلف آڈیو فریکوئنسی پر نشر ہوتا رہا۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیات قرآنی قوا انفسکم واھلیکم نارًا.....کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ یہ وہی آیات ہیں جن کی تلاوت میں نے اس سے قبل امریکہ میں اپنے آخری خطبہ میں کی تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے تمام ایسے امریکی احمدیوں کو جو اللہ کی نسبت مال سے زیادہ محبت رکھتے ہیں نصیحت کی تھی کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچائیں۔ یہ تحریک اس لئے نہیں کی گئی تھی کہ کوئی مالی ضرورت لاحق تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ایسے احمدیوں کا چندہ پھینک بھی دیا جائے تو امریکہ کے چندہ میں ایک فیصد بھی کمی نہیں ہوگی۔ یہ نصیحت تو اس لئے تھی کہ جن کو بچایا جاسکتا ہے بچا لیا جائے۔

حضرت صاحب نے والدین کو نصیحت فرمائی کہ جب ان کے بچے یا بچیاں اچھے عہدہ پر فائز ہو جائیں تو اسی وقت سے ان کو تلقین کریں کہ وہ شرح کے مطابق چندہ دینا شروع کردیں۔ کیونکہ نوجوانوں کو سدھارنا آسان ہوتا ہے۔ حضرت صاحب نے بعض ماؤں کا ذکر فرمایا جنہوں نے اپنے بچوں کو کہا کہ اگر تم نے خدا کا حصہ نہ نکالا تو میرا حصہ بھی نہ نکالنا۔

حضرت صاحب نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ اگلے 10-15 سال میں ایسے حالات پیدا ہونے والے ہیں کہ ان نوجوانوں کی قربانیاں ساری جماعتوں کو سنبھالنے والی ہوں گی۔ حضرت صاحب نے جو تنبیہ فرمائی تھی اس کے بعض مخلصین پر اچھے اثرات کا بھی ذکر فرمایا جنہوں نے توبہ کی اور عزم صمیم کیا کہ آئندہ سے وہ ایسی کوتاہی کے مرتکب نہ ہوں گے۔ حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے احادیث نبوی ﷺ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ اللہ کو اپنے بندے کی توبہ پر بے انتہا خوشی ہوتی ہے اور جو خدا کی طرف چل کر آتا ہے۔ خدا اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے اور جب خدا اس کی طرف آتا ہے تو ساری کائنات اس کی طرف دوڑ پڑتی ہے۔ حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا توبہ کی علامت ندامت اور پشیمانی ہے۔ انسان توبہ کے باوجود گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے ہر بار سچی ندامت اور پشیمانی اس کی توبہ کو مقبول بناتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ بخشش اللہ تعالیٰ کا خُلق ہے اور یہ اس لئے ہے تاکہ انسانوں کے گناہ بخشے جاسکیں۔ حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ یاد رکھو تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے ہمیشہ اللہ کا فضل بچاتا ہے نہ کہ اعمال۔

آخر میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک بات بظاہر تأسف والی ہے مگر دراصل خوشخبری کا رنگ رکھتی ہے وہ جماعت کی امانت ہے جو مجھے بہرحال ادا کرنی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میری بیٹی عزیزہ طوبیٰ کی شادی طلاق پر منتج ہو چکی ہے۔ خطرہ ہے کہ جلسہ پر آنے والے لوگ خصوصاً عورتیں بچی سے ایسا اظہار ہمدردی کریں کہ جو اس کو پریشان کرنے والا ہو۔ ایسا نہ کریں اور اس بات کا ذکر بھی نہ لائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ کسی دل میں بدظنی پیدا ہو سکتی ہے کہ میری دردانگیز دعائیں کیوں قبول نہ ہوئیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے اس رشتہ سے پہلے ہی مجھے خوابوں اور کشوف کے ذریعہ بتادیا تھا کہ یہ رشتہ کامیاب نہ ہوگا لیکن میری غلطی یہ تھی کہ اس کے باوجود میں نے افراد خاندان کے شدید دباؤ میں آکر یہ رشتہ منظور کرلیا اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ جب دعا اللہ کی تقدیر کے خلاف کی جائے تو یہ قبول نہیں ہوتی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور بچی بخیریت آگئی اور اس کے بداثرات سے مجھے بھی محفوظ رکھا اور بچی کو بھی محفوظ رکھا اس لحاظ سے یہ بات خوشخبری کا رنگ رکھتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا جنہوں نے بے انتہا دباؤ ڈال کر یہ رشتہ طے کرنے پر مجھے مجبور کردیا میں ان کی نیت پر شک نہیں کرسکتا لہذا جماعت بھی ان کے ساتھ معمول کے تعلقات برقرار رکھے اور ان کے لئے دعا کرے۔ حضرت صاحب نے عورتوں کو نصیحت فرمائی کہ دوسروں کے معاملات میں بے ضرورت دخل اندازی سے گریز کریں اور اس عادت کو ترک کردیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ وہ بات ہے جس کی وجہ سے میں نے ایک ذاتی مسئلہ کو خطبہ کا موضوع بنایا۔

سچی توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی فرماتے ہیں۔

○ جن ایام میں حضرت صاحب اعجاز المسیح تصنیف فرما رہے تھے خاکسار بھی حضرت صاحب کی خدمت میں قادیان حاضر تھا۔ ایک دن شام کی نماز کے بعد حکیم احمد دین صاحب ساکن سیو کی تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ حضرت صاحب کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور بیعت سے مشرف ہونے کے بعد زار و قطار رو پڑے اور عرض کیا کہ حضرت! میری عمر اب ستر سال کی ہو گئی ہے جو ساری کی ساری گناہوں اور غفلت میں گذری ہے کیا میرے لئے بھی کوئی بخشش کی صورت ہو جائے گی؟ حضرت صاحب نے از راہ شفقت فرمایا۔ جو شخص سچے دل سے میرے ہاتھ پر پچھلے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے خواہ کیسے بھی ہوں خدا تعالیٰ انہیں بخش دیتا ہے۔ حکیم صاحب نے پھر عرض کیا کہ حضرت صاحب میرے گناہ تو بہت بڑے ہیں کیا ان کو بھی خدا تعالیٰ بخش دے گا۔ حضرت صاحب نے دوبارہ فرمایا ہاں سچے دل سے توبہ کرنے سے بڑے بڑے گناہ بھی خدا تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ حکیم صاحب نے تیسری مرتبہ پھر روتے ہوئے عرض کیا حضرت! میرے گناہ تو پہاڑوں اور آسمانوں سے بھی بڑے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی مغفرت ان سے بھی بڑھ کر ہے۔

(حیات قدسی جلد 2 ص 16)

تحریک جدید کا چندہ اپنی حیثیت کے مطابق پیش کریں

○ "جماعتوں میں جہاں میں ذکر کروں گا بہت عظیم قربانیاں ہیں مگر اس کے باوجود ایک ایسا طبقہ موجود ہے۔ جو میری نظر میں بھی ہے اور نظر میں نہیں بھی ہے جن کو استطاعت زیادہ ہے اور ابھی تک اپنی استطاعت کے مطابق قربانی نہیں کر رہا۔ جب کوئی اچھا منتظم آکر ان کے دلوں میں ہیجان پیدا کر دیتا ہے۔ قربانی کی روح ان کے اندر از سر نو زندہ ہونے لگتی ہے تو خدا کے فضل سے ان جیبوں میں سے بہت کچھ نکل آتا ہے جو پہلے خالی دکھائی دیتی تھی"

(خطبہ جمعہ 8۔ نومبر 96ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خطبہ جمعہ

نیک کی صحبت اپنے اندر ایک غلبہ رکھتی ہے

وہ لوگ جو فرشتوں کے نزول کے عادی ہوں' جن کی مجالس پاک ذکر سے بھری ہوئی ہوں' وہ ایک لمحہ کے لئے برداشت کیسے کر سکتے ہیں کہ ان مجالس کی طرف بھی رجوع کریں جہاں ذکرِ الٰہی کی بجائے دین پر گند اچھالا جاتا ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ یکم۔ مئی 1998ء بمطابق یکم ہجرت 1377 ہجری شمسی بمقام بیت السلام' برسلز (بیلجیئم)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ توبہ کی آیت 119 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے مومنو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کی جماعت کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ اس آیت کے مضمون کو چھیڑنے سے پہلے میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ آج چار بجے **جماعت احمدیہ جرمنی کی 17ویں مجلس شوریٰ ہمبرگ میں منعقد ہو رہی ہے** جو انشاء اللہ تین دن جاری رہے گی اور ان کی یہ خواہش تھی کہ میں ان کی مجلس شوریٰ کو بھی اسی بیلجیئم کے اجلاس میں شامل سمجھ کر ان سے بھی مخاطب ہوں۔ اسی طرح **جماعت احمدیہ سویڈن کی مجلس شوریٰ بھی آج ہی منعقد ہو رہی ہے** اور ان کی خواہش تھی کہ اگر ہمیں مخاطب نہ کر سکیں تو کم از کم ہمارا نام ضرور لے دیں تاکہ ساری دنیا میں ہمارے لئے دعا ہو جائے اور انشاء اللہ مجلس شوریٰ آپ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ہی بہترین روایات کے مطابق منائی جائے گی۔

جماعت احمدیہ میں مجلس شوریٰ کا نظام اب بڑھتا اور پھیلتا چلا جا رہا ہے اور میری کوشش یہی ہے کہ اس شوریٰ کے نظام کو پرانی مرکزی روایات کے مطابق کروں اور یہ نہ ہو کہ ہر جگہ الگ الگ شوریٰ نئی نئی روایات کے ساتھ منعقد ہو رہی ہو۔ آج ہی مثلاً جرمنی سے یہ اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے غالباً بہت لمبا ایجنڈا بنایا ہوا تھا اس لئے بجائے اس کے کہ سب کمیٹیاں بنائی جاتیں ان کا خیال تھا کہ سارا ہاؤس یعنی پورے کے پورے حاضرین بیک وقت سارے مشوروں پر غور کریں۔ اب یہ ایک Innovation ہے' ایک بدعت ہے جس کا آغاز جرمنی جیسے اچھی کارکردگی والے ملک سے ہونے لگا تھا۔ تو الحمد للہ کہ میں نے اس سے پہلے ان کی شوریٰ کے ایجنڈا اور ان کے پروگرام کے متعلق معلومات حاصل کر لیں اور ان کو فوری ہدایت دی کہ ہرگز ایسا نہیں ہو گا۔ **آپ کی مجلس شوریٰ دنیا میں منعقد ہونے والی تمام مجالس شوریٰ کے مطابق ہی ہو گی۔** الحمد للہ کہ انہوں نے فوری طور پر اس بات کی درستی کر لی ہے۔

ان کی شوریٰ میں جو ایجنڈا پیش ہے وہ بہت ہی غیر معمولی طور پر ایسے پروگراموں پر مشتمل ہے جو بہت زیادہ روپیہ بھی چاہتے ہیں کیونکہ جہاں تک میں نے غور کیا ہے وہ ایجنڈا ایسا ہے کہ جب تک غیر معمولی طور پر روپیہ خرچ نہ کیا جائے اس پر عمل درآمد ہو ہی نہیں سکتا اور جماعت جرمنی کا یہ حال ہے کہ پچھلے ایک دو سال سے ان کے چندوں میں کمی آ رہی ہے یعنی جو باقاعدہ چندے ہیں ان میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں ایسے تاجر اور دوسرے اچھا کام کرنے والے امیر لوگ ہیں جو اگر اپنے بجٹ کو صحیح طور پر ادا کریں' وصیت ہی کا حصہ اگر پورا ادا کیا جائے تو جماعت جرمنی کی حالت پہلے سے بہت بہتر ہو سکتی ہے۔

(اس موقعہ پر لاؤڈ سپیکر میں آواز کی خرابی ظاہر ہونے پر حضرت صاحب نے فرمایا) یہ آپ کا لاؤڈ سپیکر کچھ خراب ہے۔ ذرا بھی میں ادھر ادھر منہ کروں تو پھر یہ آواز نہیں اٹھاتا اور یہی بیماری ہمیشہ سے لاؤڈ سپیکر کے نظام میں چلی آتی ہے۔ بار بار میں سمجھاتا ہوں' بار بار اسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یا تو سیدھا اکڑ کر بیٹھ جاؤں اور دائیں بائیں بالکل نہ دیکھوں ورنہ آواز میں فرق پڑ جائے گا۔ اب مجھے مجبوراً یہی کرنا پڑے گا کہ سیدھا مخاطب ہو کر آپ سے بات کروں اس لئے جو احباب دائیں یا بائیں توقع رکھتے ہیں کہ میں ان کی طرف بھی دیکھوں ان سے میری معذرت ہے اس میں میرا قصور نہیں یہ آپ کے انتظام کا قصور ہے۔

(پھر اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہوئے حضور نے فرمایا۔) "بہرحال جماعت جرمنی کے متعلق بات ہو رہی تھی کہ میں تفصیل سے تو نہیں کہہ سکتا کہ کس حد تک ان کے اندر مالی استطاعت موجود ہے مگر میرا یہ تاثر ضرور ہے کہ جن دوستوں پر میں نظر ڈالتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت غیر معمولی طور پر رزق عطا فرمایا ہے۔ **اگر یہ سارے لوگ اپنے حصہ وصیت کو صحیح ادا کریں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ جماعت احمدیہ جرمنی کو کچھ مالی مشکلات درپیش ہوں۔** لیکن انہوں نے بہت ہی امیدوں کے ساتھ بہت اونچا پروگرام بنایا ہے اور آمدن اتنی دکھائی نہیں دے رہی تو اس حصے کو خاص طور پر زیر غور لائیں۔ آپ کی آج کی مجلس شوریٰ میں مالی امور پر خصوصی بحث ہونی چاہئے اور اس کے متعلق مجھے تسلی بخش رپورٹ ملنی چاہئے کہ آپ نے جتنے پروگرام بنائے ہیں اپنی مالی استطاعت کے مطابق بنائے ہیں ورنہ ان پروگراموں کو کچھ کم کرنا پڑے گا۔

حضرت مصلح موعود..... کا یہی طریق تھا کہ وہ ہمیشہ کسی تجویز کو بھی اس وقت تک زیر غور نہیں لاتے تھے جب تک اس کے متعلق مالی ضروریات کا پہلے سے انتظام نہ کیا جا چکا ہو اور یہ تسلی نہ ہو کہ ان نئی تجاویز کے اوپر جتنا خرچ بھی آتا ہے وہ سارے کا سارا مہیا کرنے کے لئے مجلس شوریٰ نے الگ انتظام کر رکھا ہے' ایسی صورت میں تجاویز پیش ہوا کرتی تھیں۔ اب میرے پاس اتنا وقت تو نہیں رہا کہ ان تجاویز میں سے بعض کو میں رد کر دیتا' بعض کو نسبتاً کم کرتا مگر اب مجلس شوریٰ اور امیر صاحب کا فرض ہے کہ وہ اس پہلو سے پہلے مالیات پر غور کریں پھر مالیات کے مطابق جتنی توفیق ہے اتنے پر پھیلائیں اور اسی نسبت کے ساتھ اپنے آئندہ سال کے پروگرام کو مرتب فرمائیں۔

جہاں تک سویڈن کا تعلق ہے دعائیہ پیغام تو ہے لیکن اس کے علاوہ یہ بھی میں گزارش کروں گا کہ جماعت سویڈن نے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے پرانے رلدر دور فرما دیئے ہیں اور نئے ہلکے قدموں کے ساتھ جماعت تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ان کی مجلس شوریٰ میں بھی یہی پاکیزہ ماحول جاری رہے گا اور جماعت سویڈن آئندہ پہلے سے زیادہ تیز قدموں کے ساتھ ترقی کرے گی۔

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب میں آپ کے سامنے وہ مضمون رکھتا ہوں جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہے (-)
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ (-) اور سچوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ یہ آیت کریمہ میں نے اس لئے منتخب کی تھی کہ اس سے پہلے خطبے میں میں نے **جماعت کو نصیحت کی تھی کہ بدوں سے پرہیز کرو اور جتنا دور بھاگ سکتے ہو بدوں سے دور بھاگو اور نیکوں کی مجلس میں بیٹھو کیونکہ** بدوں سے خالی بھاگنا کافی نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کس طرف بھاگو۔ اگر بدوں سے بھاگو گے تو اس سے بہتر مجلس پیش نظر ہونی چاہئے اور یہی وہ مضمون ہے جسے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے خوب کھول کھول کر بیان فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود.... نے بھی اسی مضمون پر بہت روشنی ڈالی ہے۔

پہلی روایت جو اس وقت میرے سامنے ہے یہ جامع الترمذی سے لی گئی ہے اور حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ عن الاغرابی مسلم انہ شھد علی ابی ھریرہ وابی سعید الخدری کہ اغرابو مسلم ابوہریرہؓ اور سعید الخدریؓ کے پاس گئے اور ان سے سوال کیا جس کے جواب میں ابوہریرہؓ یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو قوم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے اسے فرشتے اپنے جلو میں لئے رہتے ہیں ان کو رحمت الٰہی ڈھانپے رکھتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے مقربین میں بھی کرتا ہے۔

یہ جو آخری فقرہ ہے جو بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو قوم اللہ کے ذکر میں مشغول رہتی ہے اس پر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اب ذکر الٰہی تو ایک دن رات کا مومن کا مشغلہ ہے لیکن مجلس کے طور پر اگر ذکر الٰہی ہو رہا ہو تو ایک خاص موقع بن جاتا ہے اور اس وقت آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ یہ مضمون حضور اکرم ﷺ نے اور بھی بہت سی جگہ بیان فرمایا ہے۔

میں اس طرف خصوصیت سے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ لوگ **جو فرشتوں کے نزول کے عادی ہوں، جن کی مجالس پاک ذکر سے بھری ہوئی ہوں، وہ ایک لمحہ کے لئے برداشت کیسے کر سکتے ہیں کہ ان مجالس کی طرف بھی رجوع کریں جہاں ذکر الٰہی کی بجائے دین پر گند اچھالا جاتا ہو۔** اس لئے دونوں باتیں اکٹھی چل ہی نہیں سکتیں۔ جو لوگ ذکر الٰہی کی مجالس کے عادی ہوں ان کا وہم و گمان بھی اس طرف نہیں جا سکتا کہ بدوں کی مجلس میں بھی جھانک کے دیکھیں کہ وہ کہیں بری باتیں تو نہیں کر رہے یا کوئی اچھی بات کر رہے ہیں۔ اس لئے جو غلط فہمیاں میں نے پچھلے خطبے میں دور کی تھیں ان کو پھر میں دوبارہ آپ کے سامنے کھول کر رکھ رہا ہوں کہ اس غلط فہمی میں ہرگز مبتلا نہ ہوں کہ نیک لوگ بدوں کی صحبت کا تصور بھی کر سکتے ہوں۔

ایک اور روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ای جُلساء ناخیر کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسولؐ کس کے پاس بیٹھنا بہتر ہے۔ اس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا **ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے۔**

اب جن لوگوں کی یہ عادت ہو کہ ایسے لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آ رہا ہو وہ اس مجلس میں جھانک کر بھی کیسے دیکھ سکتے ہیں جن کو دیکھ کر شیطان یاد آئے۔ اس لئے دو متضاد باتیں ہیں۔ انتہائی احمقانہ خیال ہے کہ کبھی کبھی دوسروں کی مجلس میں بھی چلے جاؤ جہاں شیطان کا ذکر خیر چل رہا ہو۔ اس لئے خوب اچھی طرح آنحضور ﷺ کے ان الفاظ کو سنیں۔ آپؐ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے، جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو یعنی یا وہ گوئی نہ کر رہا ہو بلکہ جب کوئی بات کرے تو تمہارے علم میں، خواہ کیسا ہی علم ہو، اس میں اضافہ ہو۔ اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے۔ جس کے نیک عمل کے نتیجے میں تمہیں یہ خیال آئے کہ یہ تو آخرت کی تیاری کر رہا ہے میں نے کیا تیاری کی ہے۔ اس پہلو سے وہ بھی آخرت کی تیاری کی طرف متوجہ ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے۔ یہ روایت بخاری کتاب الایمان سے لی گئی ہے۔ آپ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ تین باتیں ہیں جس میں وہ ہوں وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے۔

اب محبتیں تو انسان کرتا ہی ہے۔ بغیر محبت کے تو انسانی زندگی، زندگی ہی نہیں رہتی۔ کسی نہ کسی چیز سے وہ ضرور محبت کرتا ہے۔ مگر حضور اکرمؐ نے یہ فرمایا ہے کہ اگر کسی انسان سے محبت کرنی ہو تو اللہ کی خاطر کرے۔ اب ظاہر بات ہے کہ ایسی صورت میں **بیوی کا انتخاب اور خاوند کا انتخاب بھی اللہ کی خاطر ہی ہو گا اور اگر آپ غور کر کے دیکھیں تو ہمارے معاشرے کی بہت سی بدیاں صرف اس نصیحت پر عمل کرنے سے دور ہو سکتی ہیں اور ایک پاکیزہ معاشرہ وجود میں آ سکتا ہے۔** اکثر لوگ شادی کرتے وقت یہ نہیں دیکھتے۔ خوبصورتی دیکھنا، اچھا خاندان دیکھنا اپنی جگہ مگر یہ نہیں دیکھتے کہ پہلی شرط اس میں پوری ہے کہ نہیں کہ وہ لڑکی اللہ والی ہے کہ نہیں یا وہ مرد اللہ والا ہے کہ نہیں۔ اگر یہ شرط پوری ہو جائے تو اس کے پیچھے پیچھے دوسری بعض اچھی باتیں بھی مل جائیں تو بہت بہتر ہے، ان کا انکار نہیں ہے۔ مگر جب اس شرط کو آپ اولیت دیں گے تو اس کی محبت میں ہمیشہ اللہ کی محبت کا خیال غالب رہے گا اور اس وجہ سے معاشرہ انتہائی طور پر پاکیزہ اور دلکش ہو جائے گا۔

دوسرے یہ کہ صرف اللہ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

یہ جو بڑے بڑے ابتلاء جماعت پر آ رہے ہیں ان کو یہ آخری بات خاص طور پر پیش نظر رکھنی چاہئے اور ان ملکوں میں بھی جو آزاد ملک کہلاتے ہیں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ کثرت کے ساتھ ایسی خبریں ملتی ہیں کہ یہاں یا ہالینڈ میں یا جرمنی میں ایسے لوگ جو اپنے ماحول میں معزز سمجھے جاتے تھے جب انہوں نے احمدیت کو قبول کیا تو ان کو زبردستی پکڑ کے مولویوں کے پاس لے کر گئے اور بعض دفعہ شدید بدنی تکلیف پہنچائی گئی۔ اتنی کہ بعض دفعہ جینے مرنے کا سوال پیدا ہو جاتا تھا۔ تو یہ جو رویہ ہے یہ ہر جگہ ہے صرف پاکستان میں نہیں۔ پاکستان میں تو حد سے زیادہ ہے مگر باقی ملکوں میں بھی موجود ہے۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد پیش نظر رکھیں کہ وہ اپنے پہلے حال کی طرف واپس لوٹنے کی بجائے یہ زیادہ پسند کرے کہ اسے وہاں آگ میں جھونک دیا جائے ورنہ اس کے نتیجے میں وہ آگ ہو گی جو ہمیشگی کی آگ ہے۔ تو آگ میں ڈالے جانے کو زیادہ پسند کرے یا جتنا آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے اس سے زیادہ اس بات کو ناپسند کرے کہ وہ اپنے پہلے غلط خیالات کی طرف لوٹ جائے۔

آنحضرت ﷺ نے خدا تعالیٰ کی محبت کے ذکر میں حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دعا کو حرز جان بنایا ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ کو یہ دعا بہت ہی پیاری تھی اور انہی الفاظ میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔ عن ابی الدرداء یعنی ابو درداء سے روایت ہے رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے یہ دعا تھی اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور ایسے عمل کی محبت چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ کیسا پیارا مضمون ہے اور بہت جانچ تول کے بیان فرمایا گیا ہے۔ ایسے عمل کی محبت چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ وہ تجھ سے مانگتا ہوں۔ اے میرے اللہ اپنی محبت کو بنا دے۔ میرے لئے سب سے زیادہ پیاری اپنے نفس سے بھی زیادہ پیاری اور اپنے اہل سے بھی زیادہ پیاری اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ پیاری۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ جو آنحضرت ﷺ نے ہمیں دعا سکھائی ہے میں تعجب کیا کرتا تھا کہ اس میں آپ نے حضرت داؤد کی طرف واحد کا صیغہ استعمال فرمایا اور جمع کا نہیں۔ واحد کے صیغے میں صرف اپنے لئے دعا بنتی ہے اور جمع کی صورت میں سب کے لئے دعا بن جاتی ہے۔ اتنی پیاری دعا سب کے لئے کیوں نہ مانگی۔ دراصل حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کے وجود میں جب وہ انیؑ کہتے ہیں تو وہ سارے جو آپ کے پیروکار ہیں، جو حقیقت میں آنحضرت ﷺ سے گہرا تعلق رکھتے ہیں وہ بھی شامل ہو جاتے ہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بعض دفعہ آپ کو اکیلے کو مخاطب فرمایا اور سارے مسلمان آپ کے پیروکار اس خطاب میں شامل ہو گئے۔ تو اس مضمون کو سمجھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ جب اپنے لئے دعا مانگتے ہیں یا حضرت داؤدؑ نے جب اپنے لئے دعا مانگی تو بحیثیت نبی اللہ ہونے کے ان کے متبعین اور ان سے سچی محبت کرنے والے اس دعا میں شامل ہوتے تھے۔

پس احترام کے طور پر میں بھی جب دعا مانگتا ہوں اسی انیؑ کے ساتھ مانگتا ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے الفاظ نہیں بدلے اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ دوسرے الفاظ کے ساتھ یہ دعا مانگی جائے۔ آپ بھی یہی کریں مگر ساتھ خدا تعالیٰ سے التجا کیا کریں کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے انبیاء کی جماعتوں کو بھی شامل کر دیا تھا اسی طرح ہمارے اہل خانہ، ہمارے دوست، ہمارے قریبی جن سے ہم پیار کرتے ہیں، جو ہم سے پیار کرتے ہیں ان سب کو اس دعا میں شامل فرمالے کیونکہ یہ دعا بہت ہی اہمیت کی حامل ہے۔ اگر یہ مقبول ہو گئی تو سب کچھ مقبول ہو گیا۔ جسے اللہ کی محبت نصیب ہو جائے اسے اور کچھ بھی نہیں چاہئے کیونکہ اللہ کی محبت کے اندر ساری محبتیں، تمام دنیا کے وہ مسائل جن مسائل سے انسان کو واسطہ پڑتا ہے وہ اس میں شامل ہو جاتے ہیں، ان سارے مسائل کا حل اللہ کی محبت ہے۔ پس اس میں ایک ادنیٰ بھی مبالغہ نہیں کہ **اللہ کی محبت کے نتیجے میں آپ کی زندگی کے سارے مقاصد پورے ہو جائیں گے** اور یہ ہے تو سب کچھ رہ گیا۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کے الفاظ میں اگرچہ اپنے آپ کو محض پیش کریں کہ مجھے محبت عطا فرما لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے سب قریبیوں اور عزیزوں کو جن سے آپ کو پیار ہے یا جو آپ سے پیار کرتے ہیں ان کو بھی شامل کرلیں۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود(۔) کے بعض اقتباسات اسی مضمون کے تعلق میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

فرمایا "یاد رکھو میں جو اصلاح خلق کے لئے آیا ہوں جو میرے پاس آتا ہے وہ اپنی استعداد کے موافق ایک فضل کا وارث بنتا ہے لیکن میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ جو سرسری طور پر بیعت کر کے چلا جاتا ہے اور پھر اس کا پتہ بھی نہیں ملتا کہ کہاں ہے اور کیا کرتا ہے اس کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ جیسا تہی دست آیا تھا تہی دست جاتا ہے۔"

پس آج کل جو ہمارا (دعوت الی اللہ) کا غیر معمولی دور چل رہا ہے جن ممالک میں بھی خصوصیت سے (دعوت الی اللہ) ہو رہی ہے ان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مغرب میں جرمنی سرفہرست ہے اور ان کے ایجنڈے میں بھی (دعوت الی اللہ) کے موضوع پر بہت زور دیا گیا ہے، ان کو میں یاد دلاتا ہوں کہ (دعوت الی اللہ) کے ذریعے ایسے لوگ چاہئیں جو حضرت مسیح موعود(۔) کے قریب ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود(۔) کا قرب ان کو ان جماعت کے ممبران کے ذریعہ نصیب ہو سکتا ہے جو (دعوت الی اللہ) میں ایک ذریعہ بنے ہوئے ہیں، براہ راست غائب کا تصور مشکل ہے۔ غائب کا قرب خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو کسی ذریعے کو چاہتا ہے اسی لئے اللہ کا قرب حضرت اقدس محمد ﷺ کے قرب کو چاہتا ہے اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو خدا کو دیکھا کیونکہ رسولؐ اللہ کی صفات میں خدا جلوہ گر ہے۔

پس یہ بہت ہی اہمیت کا مضمون ہے۔ **جس کو آپ قریب سے دیکھیں وہ آپ کے دل پر قابض ہو جاتا ہے۔ اللہ کو آپ براہ راست قریب سے دیکھ نہیں سکتے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس کا کوئی وسیلہ ہو۔ جسے قریب سے دیکھیں تو اس کی محبت آپ پر غلبہ کرے مگر وہ محبت ایسی ہو کہ اس کے غلبے کے ساتھ اللہ کی محبت از خود غلبہ کر جائے۔**

یہ وہ مضمون ہے جو آج بھی اسی طرح اہمیت رکھتا ہے اور آپ سب میں اگر مسیح موعود دکھانے کی صفات موجود نہ ہوں تو آنے والے جیسے سوکھے آئے تھے ویسے سوکھے چلے جائیں گے اور ان کا کوئی بھی مستقل گہرا تعلق جماعت احمدیہ سے قائم نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ فرمایا "جیسا تہی دست آیا تھا تہی دست جاتا ہے۔"

"یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس صحابہ بیٹھے آخر نتیجہ یہ ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اللہ فی اصحابی۔ اللہ ہی اللہ ہے میرے صحابہ کے اندر۔" کتنا عظیم الشان تعریف کا فقرہ ہے جو صحابہ کے حق میں حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ نے بیان فرمایا اللہ اللہ فی اصحابی میرے صحابہ میں اللہ ہے، اللہ ہے جس نے اللہ کو ڈھونڈنا ہے تو میرے صحابہ کو دیکھے۔ فرماتے ہیں۔ "گویا صحابہ خدا کا روپ ہو گئے۔" اور جو بات میں نے بیان کی تھی اس میں صرف حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ ہی روپ نہیں تھے بلکہ جن جن پر حضرت رسولؐ اللہ کی محبت غالب آئی وہ بھی خدا ہی کا روپ ہو گئے۔

"یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ ان کو ملتا اور دور ہی بیٹھے رہتے" یعنی یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ صحابہ جن کی تعریف میں فرمایا گیا اللہ اللہ وہ رسول اللہ ﷺ سے دور بیٹھے رہتے اور ان کو یہ درجہ مل جاتا۔ "یہ بہت ضروری مسئلہ ہے خدا تعالیٰ کا قرب بندگان خدا کا قرب ہے" یہ وہ فقرہ ہے جس کو بہت احتیاط سے جانچنے اور پرکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کی حقیقت کو سمجھنے میں اگر ادنیٰ سا بھی فرق کیا گیا تو ایسا شخص شرک میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ جتنی صوفیاء کی تحریکات چلی ہیں وہ بالآخر اسی شرک میں مبتلا ہو گئیں کہ وہ بزرگ جن کو دیکھ کر خدا یاد آیا کرتا تھا کسی زمانے میں اس بزرگ کو دیکھ کر وہ بزرگ ہی یاد آنے لگ گیا اور خدا کا تصور غائب ہو گیا۔ ایسے لوگ خدا رسیدہ نہ بن سکے بلکہ بزرگوں کا خیال کر کے اسی تصور میں مگن رہے اور اللہ کا یاد آنا بھلا بیٹھے۔ پس آنحضرت ﷺ جن بندگان خدا کے اندر خدا دکھا رہے ہیں وہ وہ تھے جن کو دیکھ کر وہ بندے یاد نہیں رہتے تھے، خدا ہی یاد آتا تھا۔ جتنے صحابہؓ تھے ان کو دیکھ کر یہ نہیں تھا کہ کسی کو فلاں صحابی سے عشق ہو گیا، کسی کو فلاں صحابی سے عشق ہو گیا۔ سارے صحابہ میں، جیسے اصحابیؐ کالنجوم فرمایا ہے۔ سارے صحابہؓ میں وہ خدا کی روشنی تھی اور ہر ایک کو دیکھ کر خدا یاد آتا تھا اور سب کو دیکھ کر بھی خدا یاد آتا تھا۔ تو ایسا خدا نما نہ بنیں کہ آپ اپنی ذات کو اچھال دیں اور آنے والے آپ کو دیکھ کر آپ کے مداح تو ہو جائیں مگر مسیح موعود کو آپ میں نہ دیکھ سکیں اور خدا کو آپ کی ذات میں نہ دیکھ سکیں۔

حضرت مسیح موعود(۔) فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ کا ارشاد کونوا مع الصادقین اس پر شاہد ہے کہ تم سچوں کے ساتھ ہو جاؤ" یہی جو میں نے آیت پڑھی ہے اسی آیت کے حوالے سے فرما رہے ہیں "خدا تعالیٰ کا ارشاد کونوا مع الصادقین اس پر شاہد ہے۔ یہ ایک سرّ ہے جس کو تھوڑے ہیں جو سمجھتے ہیں" اب دیکھنے میں تو ظاہری بات ہے سچوں کے ساتھ ہو جاؤ اس میں سرّ کیا ہے فرمایا اس میں ایک راز ہے تھوڑے ہیں جو اسے سمجھتے ہیں اور یہی میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ **سچوں کے ساتھ ہوں تو اس شرط کے ساتھ ہوں کہ آپ کو سچوں کو دیکھ کر خدا یاد آئے اور آپ کو دیکھ کر دوسروں کو خدا یاد آئے۔** اس طرح کونوا مع الصادقین ہو سکتے ہیں ورنہ کونوا مع الصادقین نہیں رہیں گے، باہر بیٹھے ان کی تعریفیں کر رہے ہوں گے، بہت ہی اہم نکتہ ہے جو حضرت مسیح موعود(۔) نے بیان فرمایا ہے۔ اور اسی لئے فرمایا اس میں ایک راز ہے اس راز کو نہیں سمجھو گے تو کچھ بھی فائدہ نہیں ہو گا۔ اکثر لوگ جو سچوں سے محبت کا دعویٰ رکھتے ہیں وہ باہر بیٹھے ان کی تعریفیں کر رہے ہوتے ہیں ان کے اندر شامل نہیں ہوتے کہ خود وہ بھی قابل تعریف ٹھہریں۔ اور جب اندر ہوں گے اور قابل تعریف ٹھہریں گے تو سچوں کے ساتھ ہونے کے نتیجے میں وہ بھی خدا نما بن جائیں گے۔ ان کی طرف انگلی نہیں اٹھے گی وہ انگلی خدا کی طرف اٹھ رہی ہو گی۔

فرمایا۔ "مامور من اللہ ایک ہی وقت میں ساری باتیں کبھی بیان نہیں کر سکتا" ایک اور بہت اہم نکتہ حضرت مسیح موعود(۔) نے کونوا مع الصادقین کا بیان فرمایا ہے جس کے متعلق پہلے مجھے تو خیال نہیں آیا تھا لیکن شاید کسی اور کو خیال آیا ہو، بہت عمدہ نکتہ ہے۔ جہاں تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے تفاسیر دیکھی ہیں اس نکتے کو پہلے کسی نے بیان نہیں کیا۔ فرماتے ہیں "مامور من اللہ ایک ہی وقت میں ساری باتیں کبھی بیان نہیں کر سکتا۔" مامور من اللہ کے بھی اپنے مزاج ہوتے ہیں یا اپنی اس کی کیفیات ہوتی ہیں اور وہ کیفیات ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتیں۔ کبھی ایک کیفیت ہے کبھی دوسری کیفیت ہے کبھی جذب کا ایک خاص عالم ہے کبھی علم اور فلسفے کی باتیں بیان کرتا ہے۔ تو فرمایا کونوا مع الصادقین کا مطلب ہے ایسے بزرگ سے چمٹے رہو جو خدا سے چمٹا ہو کیونکہ وہ کچھ نہ کچھ باتیں، کبھی نہ کبھی نئی ضرور بیان کرے گا اور تم ان باتوں سے محروم رہ جاؤ گے۔ یہ جو مضمون ہے یہی مضمون حضرت ابو ہریرہؓ کے اوپر صادق آ رہا ہے۔ اپنی ساری زندگی جو بقیہ تھوڑی سی زندگی تھی یعنی اسلام قبول کرنے کے بعد جو ان کی باقی ساری زندگی تھی وہ مسجد سے چمٹے رہے۔ صرف یہ حرص تھی کہ آنحضرت ﷺ کے منہ سے نکلی ہوئی کوئی بات بھی ایسی نہ ہو جو میں خود نہ سن سکوں۔ اپنی ساری عمر کی ساری دوری کی تلافیاں فرمادیں اور چند سالوں میں آنحضرت ﷺ سے وہ فیض پا گئے جو بعض دوسرے بڑے بڑے صحابہ کو بھی نصیب نہیں ہوا۔ کبھی کسی صحابی سے اتنی روایات بیان نہیں کی گئیں جتنی حضرت ابو ہریرہؓ سے بیان کی گئی ہیں حالانکہ ان کا وقت آنحضرت ﷺ کی صحبت میں تھوڑا تھا۔ آخری عمر میں ایمان لائے تھے اور چند سال سے زیادہ آپ کو توفیق نہیں ملی مگر ہر وقت تیار رہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے منہ سے جو موتی جھڑیں اسے اپنے دامن میں چُن لیں۔

پس حضرت مسیح موعود..... فرمارہے ہیں مامور من اللہ ہمیشہ ایک جیسی باتیں نہیں کرتا۔ کبھی کوئی نکتہ بیان کر رہا ہے، کبھی کوئی نکتہ بیان کر رہا ہے۔ وہ لوگ جو دور رہنے کے عادی ہوں اکثر نکات سے محروم رہ جائیں گے۔ دوسری بات آپ یہ فرماتے ہیں۔ "وہ اپنے دوستوں کے امراض کی تشخیص کر کے حسب موقع ان کی اصلاح بذریعہ وعظ و نصیحت کرتا رہتا ہے" اب جو لوگ بھی ایسے مامورین کے قریب آتے ہیں وہ ان کے حالات دیکھ کر ان کی بیماریوں کی تشخیص بھی کرتا ہے اور ہر موقع پر ایک ہی طرح کے بیمار نہیں آتے۔ کبھی کوئی بیمار آیا، کبھی کوئی بیمار آیا ان کی تشخیص کرتا ہے اور ان کا علاج تجویز کرتا ہے۔ تو آپ دیکھ لیں احادیث کو سمجھنے کی کتنی زبردست کنجی ہے جو حضرت مسیح موعود.... نے ہمارے ہاتھوں میں تھمادی ہے۔

حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ سے جب کوئی شخص سوال کیا کرتا کہ بتائیں میں کیا کروں۔ کسی کو کوئی نصیحت فرماتے تھے، کسی کو کوئی نصیحت فرماتے تھے حالانکہ بعض دفعہ سوال ایک ہی جیسا ہوتا تھا۔ عرض کرنے والا عرض کیا کرتا تھا کہ سب سے اچھا عمل کون سا ہے۔ کسی مجلس میں آپ یہ جواب دیتے تھے کہ سب سے اچھا عمل ماں کی خدمت کرنا ہے۔ کسی مجلس میں ماں کی خدمت کی بجائے جہاد کا ذکر فرمادیتے تھے۔ تو وہ لوگ جنہوں نے پہلے آنحضرت ﷺ کی احادیث پر غور کیا ہے ان میں سے کوئی بھی اس نکتے کو نہیں پہنچا، ایک بھی نہیں جس نے یہ بات ہمیں سمجھائی ہو جو حضرت مسیح موعود..... نے سمجھائی ہے کہ وہ حسب موقع دیکھ دیکھ کر باتیں فرماتے تھے۔ اس لئے بظاہر سوال ایک جیسا بھی ہو جواب الگ الگ ہوتے تھے کیونکہ سوال کرنے والا الگ تھا اس کی بیماری کی تشخیص کئے بغیر جواب دیا ہی نہیں جا سکتا تھا۔ پس یہ تشخیص والا پہلو ہے جو اس سے پہلے آپ کو کہیں دکھائی نہیں دیگا۔ آنحضور ﷺ ہر شخص کی تشخیص فرماتے تھے اور یہ وہ نکتہ ہے جو قرآن کریم سے سو فیصد درست ثابت ہوتا ہے۔ آپ پیشانیوں کے آثار پڑھ لیتے تھے۔ سوال کرنے والے سے بعض دفعہ اس کے سوال سے پہلے ہی پوچھا کرتے تھے تم یہ سوال کرنے آئے ہو اور پھر اس کا جواب دیتے تھے۔ پس مامور من اللہ کے پاس ہر حال میں بیٹھنا بہت ضروری ہے تاکہ ان سب قسم کے حالات میں مامور من اللہ جو باتیں کرے وہ آپ کے علم اور عمل اور تقویٰ میں اضافہ کرنے والی بن سکیں۔

حضرت مسیح موعود......... فرمارہے ہیں "اب جیسے آج میں ساری باتیں بیان نہیں کر سکتا ممکن ہے کہ بعض آدمی ایسے ہوں جو آج ہی تقریر سن کو چلے جاویں اور بعض باتیں ان میں ان کے مذاق اور مرضی کے خلاف ہوں تو وہ محروم گئے"۔

اب یہ ایک اور نکتہ ہے جو بہت ہی اہم ہے۔ میں نے بھی اکثر اپنے تجربے میں دیکھا ہے کہ بعض دفعہ نئے آنے والے ہوتے ہیں اس مجلس میں جو میں بات کر رہا ہوتا ہوں وہ ان میں سے بعض کے مزاج کے خلاف ہوتی ہے اگر وہ چھوڑ کر چلے جائیں تو ہمیشہ گمراہ ہی رہتے ہیں۔ جب وہ بار بار آئیں تو اللہ ان کو وہ نکتہ سمجھا دیتا ہے اور یہ بات میں ان آنے والوں کے اعتراف کے مطابق بیان کر رہا ہوں۔ ان آنے والوں نے بارہا مجھ سے اعتراف کیا ہے کہ جب ہم پہلی دفعہ مجلس میں آئے تھے تو فلاں چیز دل کو نہیں لگی لیکن ہم پھر بھی آئے، پھر بھی آئے اور یہاں تک کہ آپ نے ایک ایسا پہلو بیان کیا جس کی طرف ہمارا خیال بھی نہیں گیا تھا اور وہ پہلی بات دل میں اس طرح جا پائی کہ پھر کبھی وہ دل کو چھوڑ کر کہیں نہ جائے۔

یہ وہ مضمون ہے جو مسیح موعود(-) اپنی تحریرات میں باریکی کے ساتھ کھول رہے ہیں۔ "جیسے آج میں ساری باتیں بیان نہیں کر سکتا ممکن ہے کہ بعض آدمی ایسے ہوں جو آج ہی تقریر سن کر چلے جاویں اور بعض باتیں ان میں ان کے مذاق اور مرضی کے خلاف ہوں تو وہ محروم گئے لیکن جو متواتر یہاں رہتا ہے وہ ساتھ ساتھ ایک تبدیلی کرتا جاتا ہے اور آخر اپنے مقصد کو پالیتا ہے۔"

(الحکم جلد 6 صفحہ 24-26۔ جولائی 1902ء)

"انسان کو انوار و برکات سے حصہ نہیں مل سکتا جب تک وہ اسی طرح عمل نہ کرے جس طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین کہ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ" اب اس آیت کو حضرت مسیح موعود(-) نے بار بار دہرایا ہے لیکن میں تو جب بھی اس کی تشریح پڑھتا ہوں اس میں نئے نکات دیکھتا ہوں۔ بظاہر ایک ہی جیسی بات ہو رہی ہے مگر کوئی نہ کوئی زاویہ ایسا ہے جس کی رو سے حضرت مسیح موعود(-) اس آیت کے اندر مخفی بعض دوسرے مضامین بھی بیان فرماجاتے ہیں۔ فرماتے ہیں "بات یہی ہے کہ خمیر سے خمیر لگتا ہے" اب یہ نئی بات ہے۔ سچوں کے ساتھ اس لئے ہو کہ تم خمیر کو دیکھو جب تک خمیر نہ ڈالا جائے دوسرے آٹے کو خمیر لگتا ہی نہیں۔ تم اس لئے سچوں کے ساتھ ہو کہ تمہیں ان کا خمیر لگ جائے اور جب خمیر لگ گیا تو خمیر غالب آجاتا ہے۔ اور بڑی سے بڑی چیز کو بھی آخر مغلوب کر لیتا ہے۔ خمیر لگنے کا مضمون بہت گہرا مضمون ہے۔ میں نے پہلے ایک دفعہ یا کئی دفعہ شاید بیان کیا ہے کہ اگر ایک سمندر بھی ہو اور اس میں تھوڑا سا خمیر ڈال دیں یعنی دودھ کا ایک سمندر بھی ہو تو وہ اس خمیر سے پھٹ سکتا ہے۔ اگر آٹے کا سمندر ہو تو ایک کونے میں تھوڑا سا خمیر ڈال لیں وقت لگے گا لیکن ہو نہیں سکتا کہ وہ سارا سمندر خمیر نہ ہو جائے۔

پس یہ مضمون ہے کہ نیک کی صحبت اپنے اندر ایک غلبہ رکھتی ہے، ایک طاقت رکھتی ہے۔ نیکی میں جو غلبے کی طاقت ہے اگر تم نیک نیتی سے اس نیک کے پاس بیٹھو گے تو خواہ تمہارا باقی سارا وجود نیکی سے بے تعلق ہی کیوں نہ ہو یقین رکھو کہ اگر پیار اور محبت کے نتیجے میں کسی نیک کے پاس بیٹھے رہو گے تو اس کا خمیر تمہارے سارے وجود پر غالب آجائے گا۔

اب اس ایک سرّ میں ہمارے بے انتہاء مسائل بیان ہو گئے ہیں۔ بارہا میں نے جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ اپنے وجود کے اندر ہر پہلو پر نظر ڈالو، ہر پہلو سے نیک ہونا ضروری ہے ورنہ کلیتہً خدا کے حضور قبول نہیں کئے جا سکتے۔ اس کے اور بھی بہت سے رستے تھے جو مسیح موعود(-) کے حوالے سے میں نے بیان کئے مگر ایک یہ رستہ مجھے بہت ہی پیارا لگا ہے اتنا آسان کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس میں کوئی بھی زور نہیں لگتا کوئی مصیبت پیش نہیں آتی محنت کے ساتھ قدم نہیں اٹھانے پڑتے خمیر از خود لگتا چلا جاتا ہے۔ اور اگر آپ کسی نیک کی صحبت اس کی نیکی کی وجہ سے اختیار کریں گے تو آپ حیران ہوں گے کہ آپ کے اندر تبدیلی ہو رہی ہے' ہوتی چلی جا رہی ہے۔ پتہ بھی نہیں لگ رہا کہ کیسے ہوئی۔ مگر بغیر مشقت' بغیر محنت کے اگر کوئی انسان نیک ہونا چاہتا ہے تو اس نکتے کو پکڑ لے۔

فرماتے ہیں۔ "خمیر سے خمیر لگتا ہے یہی قاعدہ ابتداء سے چلا آ رہا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تو آپ کے ساتھ انوار و برکات تھے جن میں سے صحابہ نے بھی حصہ لیا۔ پھر اسی طرح خمیر کی لاگ کی طرح آہستہ آہستہ ایک لاکھ تک ان کی نوبت پہنچی۔" سارے عرب کی جو کایا پلٹی ہے وہ خمیر در خمیر سے کایا پلٹی ہے ورنہ اکیلے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح عرب پر اپنے پاک وجود کو نافذ فرما سکتے تھے۔ یہی ایک طریقہ ہے جو مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں کہ ازل سے اسی طرح چلا آ رہا ہے کہ خمیر کی لاگ کی طرح آہستہ آہستہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ کی تعداد ایک لاکھ تک جا پہنچی۔

پھر فرماتے ہیں "شریعت کی کتابیں حقائق اور معارف کا ذخیرہ ہوتی ہیں لیکن حقائق اور معارف پر کبھی پوری اطلاع نہیں مل سکتی۔ جب تک صادق کی صحبت اخلاص اور صدق کے ساتھ اختیار نہ کی جاوے۔" صادق کی صحبت میں اخلاص اور صدق ضروری ہے۔ کونوا مع الصادقین میں صدق کے بغیر کونوا مع الصادقین کا مضمون چلتا ہی نہیں ہے۔ جس نے بھی صادقین کے پاس بیٹھنا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ صدق کے ساتھ' سچائی کے ساتھ بیٹھے اور اخلاص کے ساتھ اس کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔ فرماتے ہیں "جب تک صادق کی صحبت اخلاص اور صدق کے ساتھ اختیار نہ کی جاوے" اور امر واقعہ یہ ہے کہ صادقوں کی صحبت مشروط ہے اس بات سے کہ صحبت اختیار کرنے والا صادق ہو ورنہ وہ کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری صحبت میں تو ابوجہل بھی بیٹھ جایا کرتا تھا اور مکہ کے بہت سے ایسے بدباطن شخص جو بدی کی حالت میں پہلے سے زیادہ گمراہ ہو کر مر گئے وہ بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں آجایا کرتے تھے۔ آپؐ کی مجالس میں خبیث ترین منافقین بھی ہوا کرتے تھے۔ ان کو تو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے صرف انہوں نے فائدہ اٹھایا جن کے اپنے اندر صدق کا بیج تھا۔ پس مسیح موعود (۔) کونوا مع الصادقین کی یہ تشریح آپ کے سامنے پیش فرما رہے ہیں۔ "جب تک صادق کی صحبت اخلاص اور صدق کے ساتھ اختیار نہ کی جاوے اس وقت تک حقائق و معارف کی جو کتابوں میں ہیں اطلاع نہیں ہوتی۔"

اب ایک قرآن کریم کو سمجھنے کا بھی رستہ بیان فرما دیا۔ اس لئے محض صحبت کی باتیں نہیں ہو رہی ہیں' صحبت کے مختلف فوائد کا ذکر فرما رہے ہیں اور جب بھی اس آیت کی تشریح فرماتے ہیں ایک نیا نکتہ بیان فرماتے ہیں۔ یہ بات دنیا کے کسی اور مفسر کو نصیب نہیں ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے آج تک کے زمانے پر نظر ڈال کر دیکھیں یہ باتیں مسیح موعود (۔) کے سوا کسی کو نصیب نہیں ہوئیں۔ فرماتے ہیں شریعت کی کتابیں حقائق و معارف کا ذخیرہ ہوتی ہیں لیکن لوگ انہی کتابوں کو پڑھتے ہیں اور گمراہ ہو جاتے ہیں' انہی کتابوں کے حوالے سے لوگوں کو گمراہ کر دیتے ہیں۔ حقائق اور معارف پر کبھی پوری طرح اطلاع نہیں مل سکتی جب تک صادق کی صحبت اخلاص اور صدق سے اختیار نہ کی جاوے۔

"اسی لئے قرآن شریف فرماتا ہے

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ **ایمان اور ارتقاء کے مدارج کامل طور پر کبھی حاصل نہیں ہو سکتے جب تک صادق کی معیت اور صحبت نہ ہو۔**"

"ایمان اور ارتقاء کے مدارج" یہ حضرت اقدس مسیح موعود (۔) کا ایک ایک ارشاد بہت باریک نظر سے پڑھنے کے لائق ہے اور لوگ سرسری نظر سے پڑھ کر گزر جاتے ہیں ان کو پتہ نہیں کہ کتنے معارف اس میں چھپے ہوئے ہیں۔ ایمان کے ساتھ مومن کے اندر ایک ارتقاء ہو رہا ہوتا ہے۔ اگر وہ سچا ہے اور سچوں کی صحبت اختیار کرتا ہے تو لازم ہے کہ اس کے اندر ارتقاء ہو۔ ہر روز حالت بدلے اور وہ کبھی بھی پہلا وجود نہ رہے۔ مسلسل آگے بڑھتا ہوا' قرب الٰہی کی نعمت سے فیض یاب ہوتا ہوا آگے سے آگے بڑھتا رہے اس کو ارتقاء کہتے ہیں۔ فرمایا ایمان اور ارتقاء کے مدارج کامل طور پر سچوں کو حاصل ہو ہی نہیں سکتے جب تک صادق کی معیت اور صحبت نہ ہو۔ کیونکہ اس کی صحبت میں رہ کر وہ اس کے انفاس طیبہ' عقد ہمت اور توجہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

یہ جو مضمون ہے اس میں مجھے ایک اور مضمون بھی نظر آ رہا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ کیوں فرمایا گیا کہ ہر حال میں' ہر لمحہ آپ کی حالت پہلے سے بہتر ہو رہی ہے کونوا مع الصادقین کا مضمون آپؐ پر صادق آ رہا تھا کیونکہ آپؐ کا تعلق خدا سے تھا اور مسلسل اللہ سے تعلق کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی وہ صفات جن کا کوئی انت نہیں' جن کی کوئی انتہاء نہیں وہ صفات آپؐ کو اپنی طرف بلا رہی تھیں جو ہمیشہ آپؐ کو ایک لامتناہی سفر میں مبتلا کر رہی تھیں۔ اور جو خدا تعالیٰ کی طرف سفر اختیار کرتا ہے وہ ہمیشہ ہر حال میں پہلے سے بہتر ہو رہا ہوتا ہے۔ پس کتنا عظیم مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود ان چھوٹے چھوٹے اشاروں میں بیان فرما دیتے ہیں کہ **کہ صادقوں کی معیت میں تم اگر صدق کے ساتھ بیٹھو گے تو لازم ہے کہ صادق کی طرح بننے کی کوشش کرو گے۔ پس اس کے صدق کے ساتھ تمہارے اندر ارتقاء کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔**

جب تک تم اس صادق کی تمام حسین صفات کو اپنا نہیں لیتے اس وقت تک تم آگے بڑھتے چلے جاؤ گے اور ایک صادق اگر خود لامتناہی صفات نہیں رکھتا تو صادق بنتا ہی جب ہے جب اس کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو۔ وہ ایک منزل ہوتا ہے' راستے کی منزل' جس پہ قدم رکھ کر وہاں قدم رک نہیں جایا کرتے۔ وہ آگے آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کی طرف لے جاتا ہے اور وہ صحبت ایسی ہے جو خدا کی صحبت ہے۔ پس (دین) کے اندر لامتناہی ترقیات کے رستے کھول دیئے گئے ہیں اور اس آیت کو کونوا مع الصادقین کی ہر تشریح میں حضرت مسیح موعود (۔) نے ایک نئے رستے کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ ہر رستہ آسان بھی ہے اور کامل بھی ہے۔

پس آپ سب کو مجالس شوریٰ کے ممبران ہیں یا ویسے ہی ان سب کو جو شوریٰ کی وساطت سے میرے مخاطب ہیں یعنی تمام دنیا کے احمدی' ان سب کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ کونوا مع الصادقین کا سبق پلے باندھ لیں۔ جو باقی باتیں رہ گئی ہیں وہ انشاء اللہ آئندہ جمعہ میں بیان کر دوں گا مگر جو بیان کی ہیں یہ بھی بہت ہیں۔ اتنی ہیں کہ اگر آپ ان پر عمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریں تو ساری زندگی سنور سکتی ہے۔ نومبائعین کو بھی پیار اور حکمت کے ساتھ یہی باتیں سمجھائیں۔ پھر انشاء اللہ آپ کو قرآن کی سچی معرفت نصیب ہونا شروع ہوگی کیونکہ قرآن کی معرفت حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے کردار کے حوالے کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی۔ پھر آپ کو یہ عادت پڑ جائے گی کہ قرآن کریم کی جو بھی تشریح کرنے لگیں اپنے نفس اور اپنی خواہش کے مطابق نہ کریں جیسا کہ آجکل کے (لوگ) کرتے ہیں۔ ہر تشریح کو رسول اللہ ﷺ کے کردار پر پرکھیں۔ آپؐ کا کردار غلط تشریحات کو جھٹک دے گا' اپنے جسم سے مَس تک نہیں ہونے دے گا اور جو سچی تشریحات ہیں وہ بعینہٖ آنحضرت ﷺ کے کردار کے مطابق ہوں گی۔ پس آج جبکہ علوم کا زمانہ ہے اور ہم سب نے دنیا میں کثرت سے قرآنی علوم پھیلانے ہیں اس کا بھی یہی رستہ ہے کہ کونوامع الصادقین اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 13۔جولائی 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- چلڈرن ورکشاپ نمبر7-
1-10 رات- درس القرآن-
2-50 رات- ایم ٹی اے ورائٹی- ہوئے میں تیرے فضلوں کا منادی
3-15 رات- چینی زبان سیکھئے-
4-40 صبح- چلڈرنز کارنر- چلڈرن ورکشاپ نمبر7-
5-15 صبح- لقاء مع العرب-
6-20 صبح- ایم ٹی اے- امریکہ- عالمی امن کا حصول کس طرح؟
6-45 ایم ٹی اے ورائٹی- ہوئے میں تیرے فضلوں کا منادی
7-10 صبح- اردو کلاس-
8-15 صبح- چینی زبان سیکھئے-
8-50 صبح- حضرت صاحب کی ملاقات- انگریزی دان دوستوں سے-
10-45 صبح- چلڈرن ورکشاپ نمبر7-
11-15 دوپہر- درس القرآن-
1-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-00 دوپہر- اردو کلاس-
3-25 دوپہر- ایم ٹی اے سپورٹس سالانہ کھیلیں مجلس انصار اللہ ربوہ-
4-35 سہ پہر- نارویجین زبان سیکھئے-
7-00 شام- ہومیو پیتھی کلاس-
8-00 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

منگل 14۔جولائی 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
1-05 رات- روحانی خزائن-
1-45 رات- ایم ٹی اے ورائٹی- حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان کی خدمات-
2-15 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
3-20 رات- نارویجین زبان سیکھئے-
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
5-00 صبح- لقاء مع العرب-
6-20 صبح- ایم ٹی اے سپورٹس- سالانہ کھیلیں مجلس انصار اللہ ربوہ-
6-55 صبح- اردو کلاس-
8-00 صبح- نارویجین زبان سیکھئے-
8-35 صبح- ایم ٹی اے ورائٹی-
8-55 صبح- ہومیو پیتھی کلاس-
10-50 دوپہر- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
11-20 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ- حضرت صاحب 97-1-10 کا پشتو ترجمہ-
12-25 دوپہر- دینی تعلیمات-
1-05 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-10 دوپہر- اردو کلاس-
3-15 دوپہر- طبی معاملات- انتقال خون-
4-30 سہ پہر- فرنچ زبان سیکھئے-
8-05 رات- لقاء مع العرب-
10-40 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

بدھ 15۔جولائی 1998ء

12-45 رات- چلڈرنز کارنر امام صاحب کے ساتھ- آیئے نماز سیکھیں-
1-25 رات- ایم ٹی اے ورائٹی- تقریر سیرت النبی-
2-45 رات- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
2-15 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں
5-20 صبح- لقاء مع العرب-
6-25 صبح- طبی معاملات- انتقال خون-
7-00 صبح- اردو کلاس-
8-05 صبح- فرنچ زبان سیکھئے-
8-50 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
12-25 دوپہر- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
12-50 دوپہر- ایم ٹی اے ورائٹی- سیرت النبی ﷺ
1-15 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-15 دوپہر- اردو کلاس-
3-25 دوپہر- ایم ٹی اے ورائٹی- اردو ادب کا احمدیہ دبستان
4-35 سہ پہر- ترکی زبان سیکھئے-
7-05 شام- ترجمۃ القرآن کلاس-
8-10 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

جمعرات-16-جولائی 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
1-10 رات- ایم ٹی اے لائف سٹائل- لجنہ میگزین-
2-55 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
3-00 رات- ترکی زبان سیکھئے-
3-30 ایم ٹی اے ورائٹی- ڈاکومنٹری-
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
5-15 صبح- لقاء مع العرب-
6-20 صبح- کینیڈین ڈیسک- ٹیک ٹاک-
6-50 صبح- اردو کلاس-
7-55 صبح- ترکی زبان سیکھئے-
8-25 صبح- اردو ادب کا احمدیہ دبستان-
8-55 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
10-40 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
11-10 دوپہر- سندھی پروگرام- حضرت صاحب کے خطبہ جمعہ کا ترجمہ 26-4-1996
12-15 دوپہر- ایم ٹی اے لائف سٹائل- لجنہ میگزین-
1-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-05 دوپہر- اردو کلاس-
3-10 دوپہر- کوئز تاریخ احمدیت-
4-35 دوپہر- ڈچ زبان سیکھئے-
7-10 شام- ہومیو پیتھی کلاس-
8-15 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

نوٹس

○ انگلستان کے کاپی رائٹس (Copy Rights) 1998ء کے تحت ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی تمام نشریات کے جملہ حقوق محفوظ ہیں لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اس کی تمام نشریات اور پروگرام جو ایم ٹی اے سے ٹیلی کاسٹ کی جاتی ہیں یا اس کی ویب سائٹ پر نیز اس کی ٹیلی ٹیکسٹ سروس Admonish پر پیش کی جارہی ہیں۔ انہیں یا ان کا کوئی حصہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے انتظامی بورڈ کی تحریری اجازت کے بغیر نہ ریکارڈ کیا جا سکتا ہے نہ کسی ذریعہ سے اس کی اشاعت کی جا سکتی ہے۔ خواہ وہ ذریعہ الیکٹرانک ہو جیسے انٹرنیٹ (Internet) یا میکانکی ہو جیسے طباعت اور فوٹو سٹیٹ

خلاف ورزی کرنے والے فرد یا ادارے کے خلاف ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا انتظامی بورڈ دیوانی اور فوجداری قانونی چارہ جوئی کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

(بورڈ آف مینیجمنٹ ایم ٹی اے انٹرنیشنل

16 -Gressenhall Road

London S W 18 5 Q I

سمیع سنٹر
بادامی باغ - لاہور
شیل پاکستان لمیٹڈ
Shell
ڈسٹری بیوٹرز: فرنس آئل - کیروسین آئل
ہائی سپیڈ ڈیزل - انجن آئل - گیئر آئل اور انڈسٹریل آئل
پاکستان بھر میں آئل شاپس کے لیے
ہول سیل ریٹس پر لبریکینٹس دستیاب ہیں.
فون نمبر: 7722758 - 200273 - 200453
7725481 - 202330

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

13- جولائی غروب آفتاب	18 - 7
14- جولائی طلوع آفتاب	11 - 5

عالمی خبریں

صدر کلنٹن نے امریکی سینٹ کی طرف سے متفقہ طور پر پاکستان اور بھارت پر ایٹمی دھماکوں کے بعد عائد کی گئی پابندیاں اٹھانے کی قرارداد کی منظوری کا بھرپور خیر مقدم کیا ہے۔ اگر یہ پابندیاں برقرار رہتیں تو امریکی کسان ایک ہفتے کے اندر تباہی کا شکار ہو جاتے۔ اب دونوں ممالک کو خوراک اور ادویات کی فراہمی شروع ہو جائے گی۔

بھارت نے مطالبہ کیا ہے کہ بڑی طاقتیں مقررہ مدت کے اندر ایٹمی ہتھیار ختم کرنے کا معاہدہ کریں۔ بھارتی وزیراعظم واجپائی نے کہا ہے کہ مزید ایٹمی تجربے نہ کرنے کی پابندی کو قانونی حیثیت دینے کے لئے تیار ہیں۔ بھارت اور پاکستان ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال میں پہل نہ کرنے کا معاہدہ کر لیں۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کریں گے۔

جاپان نے کہا ہے کہ پاکستان کو نئے قرضے نہیں ملیں گے۔ انسانی بنیادوں پر امداد جاری رہے گی۔

بھارت میں چینی سفیر نے کہا ہے کہ پاک چین ایٹمی تعاون پرامن مقاصد کے لئے ہے۔ کسی کا اعتراض قبول نہیں۔

سلامتی کونسل نے پاکستان اور بھارت سے کہا ہے کہ وہ اپنے اختلافات ختم کرنے کے لئے مذاکرات کریں۔

سربیا کے صوبے کسووو میں حالیہ واقعات میں سینکڑوں افراد لاپتہ ہو گئے ہیں۔ لاپتہ ہونے والوں میں زیادہ تر البانوی ہیں۔ دونوں دھڑوں میں مرنے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

نائیجیریا میں جمہوریت کی بحالی کا فیصلہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ سیاسی قیدیوں کی رہائی کا امکان ہے۔ سیاسی قیدیوں کے متعلق فیصلوں کے بعد انتخابات کرائے جانے کا امکان ہے۔

کانگرس نے مقبوضہ کشمیر کے وزیراعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔

آئرلینڈ میں عیسائی فرقے پروٹسٹنٹ کے مظاہرین نے مخالف رومن کیتھولک فرقے کے افراد کے علاقے سے مذہبی جلوس نکالنے کے لئے رکاوٹیں توڑ دیں۔ دونوں فرقوں نے امن قائم کرنے کے لئے حکومتی پیشکش مسترد کر دی ہے۔

اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد نے کہا ہے کہ اگر امن مذاکرات جلد نہ ہوئے تو فلسطینیوں سے جنگ یقینی ہے۔

کمبوڈیا میں ہیضے کی وبا پھوٹ پڑنے سے 130- افراد ہلاک ہو گئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

کراچی کی سٹاک ایکس چینج معیشت کے متعلق منفی افواہوں کا شکار ہو کر بدترین مندے کا شکار ہو گئی ہے۔ جس سے ڈالر 65 روپے کا ہو گیا ہے۔ مارکیٹ سے ڈالر غائب ہو گیا ہے۔ انڈیکس 70 پوائنٹ تک گر گیا ہے۔ اب تک کی تاریخ میں یہ سب سے کم پوائنٹ انڈیکس ہے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق 14- ارب ڈوب گئے ہیں۔ لاہور کی مارکیٹ میں بھی شدید مندے کی وجہ سے مزید اڑھائی ارب ڈوب گئے۔

سٹاک مارکیٹ کے بدترین بحران کی وجہ سٹیٹ بینک اور وزیر خزانہ کو قرار دیا جا رہا ہے۔ سٹیٹ بینک نے حصص' سیکیورٹیز میں سرمایہ کاری اور منافع کی بیرون ملک منتقلی کے لئے بھی پیشگی اجازت کا حکم دے دیا ہے۔ ڈالر ڈیپازٹ پر فارورڈ کور فیس 5.5 فیصد سے بڑھ کر 7 فیصد کرنے اور سٹیٹ بینک کی طرف سے زرمبادلہ جاری کرنے سے انکار کے باعث روپے کی قیمت گر گئی ہے۔ آئی ایم ایف سے معاملات طے نہ پانے اور کراچی میں امن وامان کی خراب صورت حال میں حکومتی اقدامات نے حالات کو بد سے بدتر بنا دیا۔

روپے کے مقابلے میں پونڈ بھی مہنگا ہو کر 90 روپے کا ہو گیا۔ وائس آف امریکہ نے بتایا کہ ادائیگی کے توازن کو بچانے کے لئے ڈالر بچانا سب سے بڑا کام بن گیا ہے۔ ڈالر کے خریدار بہت ہیں مگر رسد بہت کم ہے۔ یہ صورت حال چند روز مزید جاری رہے گی۔

موجودہ صورت حال یہ ہے کہ اقتصادی بحران تباہی کی آخری حدوں کو چھو رہا ہے۔ 10- گرام سونے کی قیمت میں 146 روپے اضافہ' آٹا 3 فیصد' گھی اور مرچ 10' دالیں مصالحے 15 فیصد' صابن 2 فیصد' سبزیاں 20 فی صد' گوشت اور پیک دودھ دہی 30 فیصد مہنگا ہو گیا۔ روپے میں لین دین کرنے والی کمپنیوں نے بھی نرخ بڑھا دیا۔

قرضوں کے نادھندگان کے لئے مہلت ختم ہو گئی۔ امید ہے کہ گرفتاریاں شروع کر دی جائیں گی۔ ایجنسیوں کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔

ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ نادہندگان کو ایم پی او کے تحت گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔

وزیراعظم نے نادھندگان کی جائیدادیں نیلام کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ یہ جائیدادیں خریدنے والوں کے ذرائع آمد نہیں پوچھے جائیں گے۔ وزیراعظم نے کہا ہے کہ قرضہ خوروں کو نہیں چھوڑیں گے۔ ڈیڈلائن بڑھا سکتے ہیں۔

پابندیوں کے باوجود امریکی کمپنی نے 46 کروڑ ڈالر سرمایہ لگانے کا معاہدہ کر لیا ہے۔

وزیراعظم نے جی ایٹ ممالک کی تنظیم کو خط لکھا ہے کہ پاکستان پر سے پابندیاں اٹھا کر مالیاتی اداروں کی امداد بحال کرائی جائے۔

لیاقت جتوئی کی بے نظیر سے خفیہ ملاقات کے بارے میں وزیراعظم نے تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ ملاقات دوبئی میں شون گروپ کے سربراہ اور زرداری کے دوست ناصر حسین نے کروائی۔ ملاقات میں بے نظیر نے لیاقت جتوئی کو یقین دلایا کہ اگر نواز شریف نے ان کو ہٹایا تو پیپلزپارٹی ان کی حمایت کرے گی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شرح چندہ الفضل

سالانہ	-/750 روپے
ششماہی	-/375 روپے
سہ ماہی	-/188 روپے
خطبہ نمبر سالانہ	-/150 روپے

(مینیجر)

ٹانسلز - غدود - گلٹیوں کیلئے
کیوریٹو ہومیو پیتھک نسخے

گلٹی کورس	120/-	NodesCourse
پروسٹیٹ کورس	160/-	ProstateCourse
خنازیر کیور	25/-	ScrofulaCure
ٹانسلز کیور	25/-	TonsilsCure

ہر اچھے ہومیو پیتھک و میڈیکل سٹورز سے طلب کریں۔ لٹریچر فری
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ۔ فون کلینک 771/211054
آفس 213156 سیلز آفس 211283 فیکس 212299

العطاء جیولرز
DT-145/C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک
راولپنڈی
پروپرائیٹر: طاہر محمود
844986

جرمنی کی سیل بند ادویات خصوصی رعائت کے ساتھ
گرمی دانوں کا فوری علاج || بذریعہ ہومیو پیتھک ادویات
محمود ہومیو پیتھک سٹور
اقصیٰ چوک ربوہ

فارن کرنسی تبدیل کروانے' FEBC بنوانے FDD اور FTT کے لئے تشریف لائیں۔
ڈالر پرچ
ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
پروپرائیٹر: ملک عبدالصمد
730288
44729

احاطہ برائے فروخت
21 مرلے (643 گز) 2 کمرے تعمیر شدہ۔ برلب جی ٹی روڈ۔ فیس 65 فٹ۔ بالمقابل سائنس کالج واہ کینٹ۔ ورکشاپ یا فیکٹری کیلئے نہایت موزوں۔ برائے رابطہ
ظہور احمد B/131 لالہ رخ واہ کینٹ
ٹیلیفون نمبر 0596/511126

بیرون ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
فون دفتر 275757-051
275738
A-3 بیول پلازہ۔ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد

سلور (ایلومینیم) کے برتن و ین سٹین لیس سٹیل کے برتن لیں
پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ
رہائش 212007 دکان 211007